حاجی پر عید کی قربانی واجب ہے یا نہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اور میری زوجہ پاکستان سے حج کے لیے جارہے ہیں، ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا ہمیں پاکستان میں عید کی قربانی کرنا ہوگی؟ یا عید کی قربانی ہم سے معاف ہوجائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حج اور عید الاضحیٰ کی قربانی دو الگ الگ عبادتیں ہیں، دونوں کے اپنے احکام اور شرائط ہیں۔ عید کی قربانی مقیم صاحبِ نصاب بالغ شخص پر واجب ہوتی ہے، مسافر اور ایسے شخص پر جو صاحبِ نصاب نہ ہو، عید کی قربانی واجب نہیں ہوتی، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر آپ اور آپ کی زوجہ قربانی کے ایام (10، 11، 12 ذوالحجۃ الحرام) میں مسافر ہوں، تو قربانی کی شرائط پوری نہ ہونے کے سبب آپ لوگوں پر عید کی قربانی لازم نہیں ہوگی، اور اگر آپ لوگ قربانی کے ایام میں مسافر نہ ہوں، بلکہ مقیم ہوں اور ساتھ ہی آپ دونوں یا کوئی ایک صاحبِ نصاب بھی ہو، تو دیگر شرائط کے ساتھ جو بھی صاحب نصاب ہو، اس پر عید کی قربانی لازم ہوگی۔ واضح رہے کہ اگر کوئی شخص حج قِران یا تمتع کر رہا ہو، تو اس پر قربانی واجب ہونے کی صورت میں عید کی واجب قربانی کے علاوہ، حج کی قربانی بھی الگ سے واجب ہوگی، جو اُسے حدودِ حرم میں کرنا ہوگی، البتہ عید کی قربانی حاجی کو مکہ مکرمہ میں ہی کرنا ضروری نہیں، بلکہ یہ قربانی وہ اپنے وطن میں بھی کروا سکتا ہے، مگر اِس میں یہ خیال رکھنا ہوگا کہ دونوں جگہ قربانی کے ایام موجود ہوں یعنی مکہ مکرمہ میں بھی جہاں خود حاجی موجود ہے اور جس

جگہ حاجی کی قربانی ہونی ہے، وہاں بھی قربانی کے ایام ہوں۔

حاجی کو کیسے یہ معلوم ہو کہ وہ ایام قربانی میں مسافر ہے یا مقیم؟ تو اس کے متعلق اصول یہ ہے کہ اگر حاجی منیٰ جانے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ کے لیے ٹھہرا ہو، یا اگر منیٰ جانے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن کے لیے قیام نہ کیا ہو، مگر 12 ذوالحجہ کی رمی کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پہلے وہ مقیم ہوجائے، اس طرح کہ غروب آفتاب سے پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے وہ عزیزیہ یا مکہ مکرمہ آجائے، تو ان دونوں صورتوں میں حاجی ایام قربانی میں مقیم کہلائے گا، قربانی کی شرائط پائے جانے کی صورت میں اُس پر عید کی قربانی واجب ہوگی، لیکن اگر حاجی نے نہ تو منیٰ جانے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کیا ہو اور نہ ہی وہ 12 ذوالحجہ کی غروب آفتاب سے پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے عزیزیہ یا مکہ مکرمہ آئے، تو ایسی صورت میں حاجی ایامِ قربانی میں مقیم نہیں کہلائے گا، بلکہ مسافر ہوگا اور اُس پر عید کی قربانی واجب نہیں ہوگی، ہاں اگر نفلی قربانی کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، اِس پر اُسے ثواب حاصل ہوگا۔

قارن اور متمتع پر حج کی قربانی شکرانہ کے طور پر واجب ہے، چنانچہ لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے:

"(یجب) أی اجماعا (علی القارن والمتمتع هدی شکرا لما وفقه الله تبارک وتعالی للجمع بین النسکین فی اشهر الحج بسفر واحد)" ترجمہ: قارن اور متمتع پر قربانی اجماعاً واجب ہے، اس شکرانہ میں کہ اللہ تعالی نے اسے ایک ہی سفر میں اشہر حج کے اندر دونوں عبادتوں کو جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ (لباب المناسک مع شرحہ، فصل فی ھدی القارن والمتمتع، صفحہ 368، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "یہ (حج کی) قربانی وہ نہیں جو بقر عید میں ہوا کرتی ہے کہ وہ تو مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہے اگرچہ حج میں ہو، بلکہ یہ (قربانی) حج کا شکرانہ ہے۔ قارِن اور متمتع پر واجب اگرچہ فقیر ہو اور مُفرِد کے لیے مستحب اگرچہ غنی ہو۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1140، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مُسافر حاجی پر بقرہ عید کی قربانی واجب نہیں، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(تجب) التضحية (على حر مسلم مقيم موسر عن نفسه) فلا تجب على حاج مسافر“ ترجمہ: ہر آزاد مسلمان مقیم صاحب نصاب شخص پر اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے، لہذا مسافر حاجی پر قربانی واجب نہیں۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد9، صفحہ523-524، دار المعرفہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”مسافر پر اگرچہ (قربانی) واجب نہیں مگر نفل کے طور پر کرے تو کر سکتا ہے، ثواب پائے گا۔ حج کرنے والے جو مسافر ہوں اُن پر قربانی واجب نہیں اور مقیم ہوں تو واجب ہے۔“ (بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ332، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی حج و عمرہ میں ایک سوال کے جواب میں ہے: ”سوال میں مذکور شخص اور اس کی والدہ کو چاہیے کہ وہ اپنی حالت پر غور کرلیں کہ آیا انہوں نے حج قران یا حج تمتع کیا ہے، اگر کیا ہے تو اُن پر دم شکر دینا لازم ہے۔ ۔ اس کے علاوہ یہ دونوں اس بات پر بھی توجہ کریں کہ آیا ان میں بقر عید میں کی جانے والی قربانی کی شرائط ایام قربانی میں پائی جارہی ہیں یا نہیں؟ اگر پائی جارہی ہیں تو ان پر یہ قربانی کرنا بھی واجب ہے، اگرچہ وہ اپنے اہل خانہ کے ذریعے یہ قربانی اپنی جانب سے کروالیں، جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو۔“

”صاحب نصاب کہ جس میں قربانی کی دیگر شرائط پائی جائیں وہ عید الاضحیٰ کی قربانی مکہ مکرمہ میں بھی کر سکتا ہے اور اپنے وطن میں بھی کرواسکتا ہے، لیکن دم شکر ہو یا دم جبر اس کے جانور کا سرزمین حرم پر ذبح ہونا لازم ہے۔“ (فتاوی حج و عمرہ، حصہ13، صفحہ67، جمعیت اشاعت اہلسنت، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Book-194

تاریخ اجراء: 01ذی القعدۃ الحرام1445ھ/10مئی2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net